

ایک روز کی خط

قابل احترام والد بزرگوار

اباجان!
السلام وعلیکم

میں پر سوں رات کو خیریت سے یہاں پہنچ گیا تھا اور
خدا تعالیٰ سے آپ کی خیریت نیک مطلوب چاہتا
ہوں۔

میں جانتا ہوں آپ میرے خط کے شدت سے
غصہ ہوں گے اس لیے پہلی فرصت میں ہی آپ کو یہ
خط لکھ رہا ہوں۔ کوشش تو یہ ہی تھی کہ یہاں پہنچتے ہی
سب سے پہلے آپ کو تفصیلی خط لکھوں مگر صرف
خیریت سے پہنچنے کی اطلاع دینے کا مختصر سا فون ہی
کر سکا۔ آپ کی سخت ہدایت کا دھیان تھا کہ
بلا ضرورت لانگ ڈسٹنس کا لزمت کرنا۔ آپ کی دیگر
نصیحتوں کی طرح میں نے یہ بھی گمراہی سے باندھ لی
ہے۔ آپ نے تاکید کی تھی کہ اس ایک عشرے کے
قیام کے لیے میں نسبتاً سستے ہوٹل کا انتخاب کروں
مگر زیادہ خرچانہ ہو۔ میں نے آپ کی ہدایت کے عین
مطابق اس ہوٹل میں کمرہ لیا ہے جس کا روزانہ کا کرایہ

فقط تیس چالیس روپے سو لیے یہ ہوٹل ہے
صاف ستھرا اور پرسکون۔ پھر کسی مسئلے ہوٹل میں پہنچ
چھ سو روپے روزانہ کے حساب سے کمرہ لینے کی کیا
تکلیف آپ بالکل دم سہا رہتے ہیں پیسہ کمانا مشکل
ہے اجازتاً آٹن اور جانے کتنی وقت لگتا ہے

پہل کر نیچے آنے میں تھکن ایک بل کی ہے ہی تو آت
لا کر لکھیں مگر بے شک نہیں چھپے پیرہ لگایا ہی نہیں بلکہ
سنبھالا بھی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آج ہمیں بنا بنایا اور جمنا
لا کر لکھیں مگر بے شک نہیں چھپے پیرہ لگایا ہی نہیں بلکہ

جمایا کاروبار مل گیا ہے۔ اس کا مطلب یہ تو نہیں کہ
فضول کے عیش و آرام کی خاطر محنت سے حاصل
اس سرمائے کو ضائع کر دیں۔ آپ کا یہ سنہری اصرار
میں نے دل پہ نقش کر رکھا ہے کہ دولت صرف کما
کے لیے ہوتی ہے اڑانے کے لیے نہیں پیرہ صرا
جمع کرنے کے لیے ہوتا ہے خرچ کرنے کے لیے نہ
اور حیثیت صرف برہانے کے لیے ہوتی ہے گرا
کے لیے نہیں۔

اس ہوٹل میں مجھے کوئی تکلیف نہیں کیا ہوا
اس میں اے سی نہیں کیبل نہیں یوں بھی میں
سب کا شوقین کہاں ہوں وقت بھی تو نہیں
تعللوں میں بڑنے کا جس کام سے ادھر آیا ہوں سا
توجہ وہیں لگا رکھی ہے۔ رات ہی گزارنی ہے کہیں
گزر سکتی ہے۔ میں تو ٹیکسی تک نہیں لیتا یہاں
بڑی آرام دہ بسیں، ویکنیں ہیں، آرام سے آفس
جاتا ہوں رات کو تھک ہار کے آنے کے بعد
اچھی نیند آتی ہے کہ سچھے کی ہوا بھی اے سی جیسے

جیسا آپ نے کہا تھا میں نے کمپنی سے رو
ڈ مل کی ہے۔ اباجان ویسے تو یہ کمپنی بہت اونچے
رکھتی ہے مگر آپ کا بیٹا بھی خدا کے فضل مارے
دعاؤں اور آپ کے سکھائے اصولوں کی وجہ سے
سے کم نہیں۔ پہلی میٹنگ میں وہ مجھ سے خاصے
ہوئے ہیں۔ امید ہے کہ انشاء اللہ اگلی میٹنگ
نتائج مزید حوصلہ افزا ہوں گے اور یہ کانٹریکٹ ہمیں
ملے گا۔ دراصل کسی چھوٹے قصبے کی محدود ساکھ
ہمیں ہمارے قصبے



ذرا زیادہ ہی گرم ہے مگر مجھے زیادہ تکلیف
 نہیں۔ موسم کی شدت سے میں اتنی جلد گھبرانے والا
 نہیں۔ اور ہاں ابا جان یاد آیا ساتھ والے کمرے میں
 ایک دینی جماعت ٹھہری ہے۔ ان کے ساتھ فارغ
 وقت بہت اچھا گزرتا ہے۔ خوب تبلیغی و اصلاحی گفتگو
 ہوتی ہے۔ دل و دماغ منور سے ہو جاتے

ہیں کو کانٹریکٹ دینے کا یہ ان کا پہلا تجربہ ہے اس
 لیے شاید زیادہ وقت لے رہے ہیں فیصلہ کرنے میں۔
 نہ آپ کے بیٹے نے کوئی کوتاہی نہیں کی کچھ
 ٹیکنیشنز رہتی ہیں ٹیکسٹائل ہو جائیں تو شاید دین دینا سہرا
 لے ہی کامیابی کے ساتھ واپس لوٹ آوں گا۔
 اور کیا لکھنؤ میں ہمارے کامیاب شہر ہوں گے ان کی بلجیت سے اس لئے

ہیں۔ میری اگلی میٹنگ دلدان کے وقفے کے بعد ہے، اس لیے آج کا پورا دن میں نے ان کے ساتھ جامع مسجد میں درس سنتے ہوئے گزارا اور کل کا سارا دن میں ان کے ساتھ تبلیغی دورے پہ جا کر گزارنے والا ہوں۔ سب سے پہلے نمازی تو میں آپ کی تربیت کی وجہ سے ہوں ہی۔ اب آپ اس درس و تبلیغ کے بعد میرا بالکل بدلا ہوا روپ دیکھیں گے۔

اماں جان کی خدمت میں میرا مؤڈبانہ سلام اور محبت پیش کیجئے گا۔ ہمشیرہ کو بھی سلام پہنچے۔ ابا جان، ہمشیرہ کے لیے میں نے ایک بہت خوبصورت اور مناسب قیمت کا ڈزیز میٹ رکھا ہے، آپ کی اجازت ہو تو ان کے جینز کے لیے لے آؤں؟ اماں جان کے جوڑوں کے درد کے لیے یہاں کے ایک بہت قابل عالم نے پانی پڑھ کے دیا ہے، وہ بھی لیتا آؤں گا اور وہ کاروبار کی ترقی کے لیے بہت جلد اثر تعویذ اور نقش بھی عنایت کرتے ہیں ہدیہ فقط ڈیڑھ ہزار، آپ کہیں تو لیتا آؤں۔

عشاء کی اذان ہو رہی ہے۔ اب اجازت دیجئے۔ نماز ادا کر کے سو جاؤں تاکہ فجر کے لیے وقت پہ آنکھ کھلے۔

آپ کا تابعدار بیٹا،
محمد رفاقت نعیم

میری بیماری شبانہ!
السلام و علیکم،

کیسی ہو میری جان.....؟ میری دلاری جیتی بیگم۔

کیا اب تک ناراض ہو، سمجھا کرو نا جان، کیسے ساتھ لے جاتا تمہیں۔ میں لاہور گھومنے کی نیت سے نہیں لاہور دیکھنے کا کتنا شوق ہے۔ بس دعا کرو جس مقصد سے آیا ہوں وہ پورا مل جائے۔ پھر تو لاہور آنا جانا ہوا تو لے گا۔ اس وقت کیسے تمہاری خواہش مان لیتا۔ تم تو آیا جان کے مزاج سے واقف ہو کر کہہ دیتے تھے تمہاری

خواہش زد کرنا میرے لیے کتنا تکلیف دہ ہوتا ہے یہ تو میرا نہیں خوش رہتا ہے۔ کوئی میرے دل سے پوچھتے تمہارا اداس چہرہ روئی ہوئی آنکھیں، روٹھا روٹھا انداز مجھے نہ صرف سارے سفر کے دوران ستا مارا بلکہ ہر بڑے شہر ایسے اب کام کے دوران بھی میں تمہاری وجہ سے یہاں پہنچا ہوں۔ بس میرا یہ خط ملتے ہی اپنی ناراضی ختم کر ڈالو۔ میں واپس آؤں تو مجھے اپنی ہنستی مسکراتی شانہ نظر آئے، ٹھیک ہے؟

اور پھر میں یہاں تمہارے بغیر کون سا سکھی رہتا ہوں؟ ابا جان نے اتنے میسے نہیں دیے کہ کسی معتقد کو بوزے تو نہیں جگہ ٹھہر جاتا، سستا سا پھینچر سا ہول ہے، بد مزہ کھلے ہیں، فضول سی چائے اور بکواس ماحول تم اس قدر باہمی آئی ہو۔ تم سے دور جا کر احساس ہوا ہے تم میرے لیے کسی نعمت سے کم نہیں۔ تمہارے ہاتھ کے بننے سے نافرمانی دار پکوان، نرم گرم روٹیاں، خوشبودار چائے، لذت دار پکوان، نرم گرم روٹیاں، خوشبودار چائے، نفاست سے استری شدہ کپڑے۔ نہ تمہاری محبتوں کا کوئی بدل ہے نہ خدمتوں کا۔

شاہ لاہور زندہ دلدان کا شہر ہے مگر پھر میرا دل کیڑے کور شوقوں میں بچھا ہوا ہے؟ مجھے کوئی رونق کیوں نہیں بھاری؟ مجھے جانتا سکتا اس لیے کوئی رنگینی کیوں نظر نہیں آتی؟ اس لیے شبانہ کہ میرا ہزار اپنے اس دل تمہیں دیکھ کے کھلتا ہے، تم میرے گھر کی رونق اون کا کے رکھنا۔

میری زندگی کی رنگینی ہو۔ اب تو تمہیں لینا آجائے، جو تم نے اپنی چاہیے کہ میں تمہیں دیوانہ وار چاہتا ہوں، پتا نہیں بند کی تمام اشیاء کیوں۔ کبھی کبھی تم لوگوں کے بہکاوے میں آکر مجھ پر زلزلہ اسٹک سے جھٹکنا شروع کر دیتی ہو اور تیرا میرا تیرا تیرا کا مسٹہ۔ ہمارے بازاروں کو کھڑا کرتی ہو۔ حالانکہ میرا سب کچھ تمہارا ہے بشمول ہزار گلی میں آٹھ میرے۔ اسی طرح تم میری ہو، اپنے سب کچھ کے ساتھ۔ تمہارے بھائی، تمہارے حصے کی زمینوں کی آمدنی تمہیں دے گئے یا نہیں؟ اگر نہیں تو فون کر کے منگالو۔ کسی پہ اعتبار مت کیا کرو چاہے سگ بھائی کیوں نہ ہو۔ دراصل مجھے لگ رہا ہے ابا جان کے دیئے ہوئے پیسے سارے کے سارے لگ جائیں گے اور وہ تو آنے آنے کا حساب لیتے ہیں۔ اس بحث سے بچنے کا

